السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں نماز مغرب باجماعت ہو چکی ہے، جب وقت قضا ہوا اور عشاء کی نماز کا وقت آگیا، تو دو شخص اس مسجد میں آئے اور مغرب کی نماز قضا باجماعت مع اذان واقامت کے پڑھی، ایسی صورت میں ان کو نماز قضا باجماعت پڑھنی چاہیے، ساتھ اذان واقامت کے یا بغیر جماعت کے،

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ ہو چکی تھی، تو اس میں پھر اس نماز کو یا اس کی قضا کو جماعت سے پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے، بلکہ جواز ثابت ہے۔ ابوداؤد ترمذی میں ابوسعید سے مروی ہے۔ ۱ ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ علیہ وسلم باصحابہ فقال رسول اللہ من یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل من القوم فصلی معہ

ترجمہ: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، جماعت ہو چکی تھ آپ نے فرمایا، کوئی اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے تو ایک آدمی نے اُٹھ کر اس کے ساتھ نماز پڑھی ترمذی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو جائے، اس میں کوئی قوم دوبارہ جماعت کرا سکتی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے۔

نیل الاوطار میں ہے: وقد استدل الترمذی بھذا الحدیث علی جواز ان یصلی اقوم جماعۃ فی مسجد قد صلی فیہ قال وبہ یقول احمد واسحاق اھ تعلیق المغنی علی الدار قطنی میں ہے۔ ۲ ان تکرار الجماعۃ فی المسجد الذی قد صلی فیہ مرۃ واحدۃ او اثنتین اوثلاثۃ او اکثر من ذلک بلا کراھۃ جائز وعمل علی ذلک الصحابۃ والتابعون ومن بعدھم واما القول بالکراھۃ فلم یقم دلیل علیہ بل ھو قول ضعیف انتہی

ترجمہ: جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو، اس میں دو تین یا زیادہ مرتبہ جماعت کی تکرار بلا کراہت جائز ہے۔ اسی پر صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا عمل رہا ہے۔ اور مکروہ کہنے کی کوئی مدلیل نہیں ہے۔ اور یہ قول ضعیف ہے۔

پس صورت مسئولہ میں ان کو نماز باجماعت پڑھنی چاہیے، رہی یہ بات کہ اذان واقامت ہو یا نہ ہو، سوادائے جماعت ثانیہ کے لیے اذان کا ہونا اس مسجد میں جس میں پہلی جماعت کے لیے اذان ہو چکی ہو، کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہوتا، ہاں فعل حضرت انسؓ سے ثابت ہوتا ہے، کہ ہونا چاہیے صحیح بخاری میں ہے۔ جاء انسؓ الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ رواہ البخاری معلقا یعنی حضرت انسؓ ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہو چکی تھی، پس اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی، اور قضا فوایت کی جماعت کے لیے اذان کا ہونا حدیث مرفوع سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث لیلۃ التعریس وحدیث یوم الخندق میں مصرح ہے۔

۳ فامر بلالا فاذن واقام

ترجمہ: بلال کو حکم دیا اس نے اذان کہی اور تکبیر کہی۔

نیل الاوطار میں ہے۔ ۴ استدل بالحدیث علی مشروعیۃ الذان والاقمۃ فی الصلوۃ المقضیۃ وقد ذھب الی استحبابھا فی القضاء الھادی والقاسم والناصر وابوحنیفۃ واحمد بن حنبل وابو ثور عالمگیریہ میں ہے من فاتتہ صلوۃ فی وقتھا فقضاھا اذن لھا واقام واحدا کان او جماعۃ کذا فی المحیط۔

ترجمہ: اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ جماعت ہو جانے کے بعد اذان اور اقامت مشروع ہے، امام ابوحنیفہ، ناصر، قاسم، ہادی، احمد بن حنبل اور ابو ثور اس کو مستحب جانتے ہیں۔

اور یہ حکم عام ہے اس سے کہ جس مسجد میں قضا فوایت ہوتی ہے، اذان ہو چکی ہو، تاکہ یہ نماز قضا موافق ادا کے ہو۔ واللہ اعلم

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 3 ص 47-49

محدث فتویٰ